ادارہ

افکار وتاثرات

قاری عبدالرؤف قریشی، راولپنڈی

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک......نظریہ پاکستان کا بیس کیمپ

۱۸۲۹ء میں اکوڑہ خٹک کے مقام پر تحریک مجاہدین کے سالار سید احمد شہید اور سید اسماعیل شہید کے لشکر ''مجاہدین'' کا سکھوں کے لشکر پنجاب کے ساتھ ایک بڑا معرکہ ہوا، جنگی سازوسامان کی کثرت کے باوجود سکھ افواج کو شکست فاش ہوئی، اور مجاہدین کو غلبہ حاصل ہوا، اور یہ غلبہ تشکیل پاکستان کیلئے خشت اول ثابت ہوا، ۱۸۳۱ء میں سید احمد اور سید اسماعیل شہید کی بالاکوٹ کے مقام پر شہادت نے تحریک آزادئ ہند کی ایک سو اٹھارہ سالہ طویل جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرتے ہوئے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کو مملکت خداداد پاکستان کا ظہور دنیا کے نقشے پر ہوا، تو عالم اسلام کی عظیم درسگاہ دیوبند کے نوجوان، فاضل استاد حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق اکوڑوی رحمہ اللہ نے ستمبر ۱۹۴۷ء میں ہی اسی مقام کے قریب ہی دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی، تاکہ نظریہ پاکستان کا یہ بیس کیمپ ایسے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ نظریاتی افراد ملک وقوم کو دے سکے جو فروغ تعلیم کے ذریعے ملک کے قریہ ودیہات سے جہالت کے اندھیروں کو ختم کرکے روشن اور ترقی یافتہ پاکستان کے خواب کو تعبیر دے سکیں اور جو ملکی سلامتی واستحکام کیلئے کام کرسکیں اسی وژن کے مطابق دارالعلوم حقانیہ نے ہزاروں فاضل علماء اور بین الاقوامی شہرت کے حامل قرّاء تیار کئے جو زندگی کے تمام شعبوں میں اندرون ملک اور بیرون ملک انقلابی تبدیلیوں کے ساتھ کام کررہے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی چشم بینا نے جس خطرہ کو ۱۹۴۷ء میں ہی بھانپ کر ایشیا کی اس عظیم درسگاہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی وہ خطرہ پچیس تیس سال کے بعد ہمارے سروں پر لٹکی تلوار کی مانند موجود ہوا اور دنیا کی دوسری سپر طاقت روس ہماری سرحدوں تک پہنچ آیا، جو افغانستان کے بعد خاکم بدہن پاکستان پر یلغار کا ارادہ رکھتا تھا، اس مشکل دور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑوی رحمہ اللہ کے تربیت یافتہ ہزاروں فاضلین نے اپنے جوشِ خطابت کے ذریعے روس کو للکارا اور اپنی زور قلم کے ذریعے روس کی مذمت کرتے ہوئے جدید ہتھیاروں سے لیس ہوکر پاکستانی سرحدوں سے ہی نہیں بلکہ افغانستان سے بھی اسے پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔

عالمی سطح پر روس کی اس شکست کو آج تک حیرانی سے دیکھا جارہا ہے، پاکستان اسلام کے نام پر تشکیل پانے والا دنیا کا واحد ملک ہے، جو تشکیل کے وقت سے ہی بحرانوں کا شکار ہے، جو پاکستان اور اسلام دشمن طاقتوں کی کارستانیوں کا شاخسانہ ہے، اسلامائزیشن کے عمل کی تکمیل، بحرانوں کے خاتمے، کرپشن کے سد باب کی کارستانیوں کا شاخسانہ ہے، جلد انصاف کی فراہمی، فروغ تعلیم، اسلامی اقدار کے فروغ اور قوم کی بھلائی و خیرخواہی کیلئے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ نے قومی اسمبلی کے ایوانوں سے بھی صدائے حق بلند کئے رکھی جسکی پاداش میں آپ کو اسمبلی سے دور رکھنے کی حکومتی سازشیں تسلسل کے ساتھ جاری رہیں لیکن آپ کے عزم و حوصلہ میں کمی نہیں آئی، آپ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے،اورتحریک ختم نبوت کے سالارِ اول،قومی اسمبلی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اسمبلی ہونے کے باوجود آپکو مزاحمتوں کا سامنا رہا،لیکن آپ نے ہمیشہ دھیمے مزاج کے ساتھ اپنی بات حکومتی ایوانوں تک پہنچائی اور اسمیں کامیابی حاصل کی۔

دارالعلوم حقانیہ آپ کے روحانی فیوض و برکات ۸،۱۰سال کے دورانیہ میں تکمیل علم کے بعد دورہ حدیث شریف میں صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف،ابوداؤد شریف اورسنن نسائی شریف،سنن ابن ماجہ کی تکمیل کے بعد شہادت الفراغ درس نظامی کے سند کیساتھ وفاق المدارس کا امتحان، الشہادۃ العالیہ میں بھی شرکت کر کے اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کر کے سرخرو ہوتے ہیں ان فضلاء کی صلاحیتوں کو نکھارنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ دارالمصنفین (موتمر المصنفین) اور عالمی معیار کا ماہنامہ الحق بھی کام کررہے ہیں جہاں فضلائے دارالعلوم حقانیہ تحقیق و تحریر کے جوہر کو نکھارنے کے بعد عام کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کی تنظیم نو اور جدید خطوط پر استوار کرنے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نامور فرزند عالم اسلام کے بلند پایہ عالم دین شیخ الحدیث سینیٹر مولانا سمیع الحق کی شبانہ روز کاوشوں اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ جنت مکانی کے صاحبزادے شیخ الحدیث مولانا انوارالحق نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کی دور رس تعلیمی منصوبہ بندی، محنت شاقہ اور اخلاص قابل ستائش ہیں، عالم اسلام خصوصاً ایشیا کی یہ عظیم درسگاہ قدیم و جدید کا حسین امتزاج ہے دارالعلوم حقانیہ کا شعبہ تحفیظ القرآن مجید خاص طور پر قابل ذکر ہے جو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے مرقد انور کے بالکل سامنے ہے جہاں سے سینکڑوں حفاظ قرآن مجید تیار ہوکر نکلتے ہیں، اس مرکز قرآن مجید میں عالمی شہرت یافتہ حفاظ، قاری بچوں کو پڑھاتے رہے یہ اعلیٰ و معیاری ادارہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے معتقدین اور اسلام پسند حضرات کے مالی تعاون سے اتنا بڑا تعلیمی کام کررہا ہے کہ ایک لمحہ کیلئے حیران ہونا پڑتا ہے، اس ادارے ’’دارالعلوم حقانیہ‘‘ میں پڑھنے والے

طلباء کی تعداد ہمیشہ بڑھتی ہی رہتی ہے، طلباء کے تمام اخراجات مخیرّ حضرات کے تعاون سے دارالعلوم حقانیہ برداشت کرتا ہے، طلباء کیلئے بہترین اقامت گاہیں (ہاسٹل) بہترین خوراک کا انتظام وانصرام اپنی مثال آپ ہے۔ تدریسی کمرہ جات کو خاطر خواہ لوازمات سے نوازا گیا ہے۔

نصف صدی سے زائد فروغ علم دین کیلئے کوشاں اس تاریخی اور نظریاتی درسگاہ نے کئی لاکھ محبّ وطن دوقومی نظریہ کے پاسداران پیدا کئے۔ نظریۂ پاکستان کا یہ بیس کیمپ فنون وعلوم، اخلاص وایثار، تعلیم وتربیت اور علم وعرفان کا یہ روحانی مرکز پاکستان کیلئے بالخصوص اور عالم اسلام کیلئے باعث افتخار ہے، یہاں پر پڑھانے والے قدسی صفات اساتذہ کرام ''جوہر انسانیت'' ہیں، جن کے دم قدم سے اعلیٰ علمی وادبی اور دینی اقدار فروغ پاتی ہیں، کیونکہ امن، استحکام پاکستان اور ہر قسم کی دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے علم سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں اور فروغ علم کا یہ گہوارہ طاقتور جذبوں کیساتھ فروغ تعلیم کیلئے کوشاں ہے، اسلام دشمن اور انسانیت دشمن طاقتوں نے انہی وجوہات کی بنا پر کچھ عرصہ سے اس مادرعلمی کے بارے میں اپنی بغض کے تیروتفنگ کی بارش کے ذریعے قابل مذمت طوفان کھڑا کرنے کی کئی کوششیں کی ہیں اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور ایسا ہونا یقینی تھا کیونکہ یہاں علم وفن، تعلیم القرآن علم حدیث اور اشاعت اسلام کیلئے دن رات کام جاری وساری رہتا ہے، دہشت گردی، اسلام دشمنی ہے، انسانیت دشمنی ہے جس کا یہاں کیا کام ہے؟ اور یہاں کے بیہودہ حالات کم علمی کی پیداوار ہی ہوسکتے ہیں کیونکہ یہ ادارہ ماضی کی پرشکوہ روایات کا مظہر اور عصر حاضر کے چیلنجوں کیلئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے، اسی لئے زبان پر بے ساختہ یہ اشعار آجاتے ہیں۔

اے مادرعلمی .... دارالعلوم حقانیہ

ابھر کر سامنے ماضی کی جب تصویر آتی ہے ۔۔۔ اے مادرعلمی نظر اپنے خوابوں کی تعبیر آتی ہے
تیری آغوش میں پرواز کی طاقت ملی مجھ کو ۔۔۔ تیری چوکھٹ سے پایا حوصلہ، ہمت ملی مجھ کو
جسے کہتے ہیں عزت، ہاں وہی عزت ملی مجھ کو ۔۔۔ تیرے ہی فیض سے علم وفن اور اسلام کی دولت ملی مجھ کو

اے مادرعلمی .... دارالعلوم حقانیہ

یہ دنیا ظلمتوں کے بوجھ سے جب ڈگمگاتی ہے ۔۔۔ اے مادرعلمی تیری یاد مجھے خون کے آنسو رلاتی ہے

حکومت وقت، میڈیا اور اسلام پسند طاقتوں کو آگے بڑھ کر اس عظیم ادارے دارالعلوم حقانیہ کا ہمنوا بن کر کھلے دل کے ساتھ اس کی سرپرستی کیلئے دست تعلق دراز کرنا چاہئے تاکہ فروغ دین کے جاری پراجیکٹس بھرپور طاقت سے مصروف عمل رہیں، اور زیر تعلیم طلباء یکسوئی سے اپنی تعلیم کی تکمیل کرسکیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نفاذ اسلام کی آرزو تکمیل آرزو تک پہنچ سکے۔